REGISTERED NO. A.785




| قیمت پیشگی | | क़ीमत पेशगी | |
|---|---|---|---|
| سالانہ | ۵ | सालाना | ५ |
| ششماہی | ۳ | छमाही | ३ |
| سہ ماہی | ۲ | तिमाही | २ |

قیمت فی پرچہ ۲ ؍

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

# مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

## قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ اسکا نا آزمائی کے واسطے خریدار ہو جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب و مذاق کے واقع معلوم ہوں تو پہلے ہفتہ کے اندر پانچ روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ۔ الخیر فی ما وقع۔ بند کر دیجئے۔ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا نادارسی یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کا گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دو تکانے پر بناوٹ نمبر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عدم تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب مثلاً تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو۔ فقط

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چھٹی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

**منیجر اودھ پنچ لکھنؤ**

جلد ۱۳ نمبر ۱۷

# مضامین

۵ مئی ۱۹۲۸ء

## عطوفت نامہ منطق آرا بیگم
### بجواب نصیحت نامہ لارڈ اروِن

پچھلی دو تحریروں کا خلاصہ ہے کہ نہ ایشیائیں آزاد ہو سکتی ہیں نہ انکی رعایا آزاد ہو سکتی ہے نہ ہندوستان اور ہندوستانیوں پر کبھی آزادی کا پرچھاواں پڑنے پائے گا۔ انسان کو زبان سے ایسی بات نہ نکالنی چاہیے جو لوگ اُس پر ٹھٹھے ماریں۔ جیل ایمان بھرے بیٹھے ہو سچ سچ کہدو کہ جب تو لاٹ ہیں تھے تب آزاد تھے یا اب نوکری کرکے آزاد ہو۔

میری جان تم آزاد ہوتے تو تمہارا کوئی افسر نہ تھا۔ افسر موجود ہے تو آزادی کیسی؟ تم آزاد ہوتے تو زبردستی ایک ایسا قانون اور نہ تمہارے ہاتھ میں کیوں دیا جاتا جس سے تم کو انسانوں کے پاس کی ہوئی تجویزوں کو جب چاہو خاک میں ملادو۔ ہوس کی زنجیر پاؤں میں ہے تو آزادی کی ڈینگ کیوں مارتے ہو۔ تم خود ہندوستانی حکومت کے نوکر ہو جس نے مصر کو کوڑیا غلام بنایا ہے چین کے آزادوں کی قوم میں فساد انڈھا ہے جو آزاد ہیں وہ دوسروں کو پابند نہیں کرتے۔ اور جو دوسروں کی آزادی میں خلل ڈالتے ہیں وہ خود اپنی ہوس کے غلام ہیں اگر وہ ریاستوں کے نیچے لا پچ پرانی رسم ورواج فرنگیوں کے عاشقوں سے کہیں کہ آزادی کی عادتیں اختیار کرو تو اسکے یہ معنی ہوں گے کہ نئے طرز سے خاصت پیدا کرو۔ اور ہماری ہوس پوری کرنے کا نیا سامان جمع کرو۔ اپنے وطن انگلستان کے علاوہ جہاں انگریزوں نے پنجے گاڑے پھوٹ سے ٹھنے کا نام دنیا سو کہا کیا نرالی منطق ہے۔

(۱) ہم عالم بھر کی تہذیب کے اتالیق ہیں اور کوئی اسے مانے یا نہ مانے لہذا ہمارے علاوہ پوچھو تو کسی دوسری طاقت کو حق نہیں کہ اپنی تہذیب کی جنس بہ سلاویں لائے۔

(۲) ہم اتالیق ہیں تو ظاہر و باطن دونوں میں ہر کی نگرانی ہمارا فرض ہے چاہے کوئی کچھ کہے ہم اپنے اس حق سے کبھی دست بردار نہیں ہو سکتے۔ لہذا دنیا بھر پر واجب و لازم ہے کہ اپنا مال تال ہمیں دوسرے کاروبار جو غیروں کے ساتھ وابستہ ہیں ہماری نگرانی میں دے دے باقی امور میں وہ آزاد ہے۔ یہی جملے ہیں جو ابھی مصر کے بارے میں کہے گئے

جو قوم اس منطق پر چلتی اور دنیا کو چلانا چاہتی ہے اپنے دعووں کی قسم وہ آزادی کا مضحکہ اڑاتی ہے اس منطق کی رو سے ایسے قیاسات مرتب ہوسکتے ہیں۔

ا۔ مصر میں کالک ہے
ب۔ لندن میں سفیدی } دونوں رنگ الگ ہیں
لہذا تمام کالک سفیدی کی ملکیت ہے۔

ا۔ چین زرخیز ملک ہے
ب۔ ہم تاجر ہیں۔
لہذا ہم اسکے مالک ہیں۔

اس گل پریس ہندوستان کا تذکرہ جان بوجھ کے چھوڑتی ہوں۔ حال یہ ہے تو نہ مصر کی زندگی اور آزادی کا خطرہ ہے نہ چین کی۔ وہ دونوں کبھی آزاد نہ ہوں گے۔ صدقے اس منطق کے جس کے نتیجے ایسے ایسے صحیح ہیں۔ مشہور تھا کہ عربی میں جو منطق پڑھائی جاتی ہے وہ شاگردوں کو کٹھ حجتی اور ٹال مٹولی اچھی بھلی بات میں بے تکے ضعیف احتمالات نکالنا سکھاتی ہے آدمی سودائی ہو کے رہ جاتا ہے۔ برخلاف اسکے انگریزی منطق بہت ٹھیک ہے اس پر عمل کرنے سے انسان صحیح نتیجہ پیدا کرتا ہے۔

میری جان! اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو میں کہتی ہوں کہ انگریز ملک گیری اور سیاست میں عربی منطق سے کام لیتے اور اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ریاستیں اگر اسی منطق کو عمل میں لا کے آزادی کی تلاش میں نکلیں تو یہ روش تم کو اور تمہاری قوم کو ایک آنکھ نہ بھانے کی بلکہ سوہانِ روح ہو۔ ڈھولکی پیٹنے والے اپنی زبان اور قیمتی شریفوں کیا ابھی سے ڈھولک گانے لگے ہیں۔ رئیسوں کی ... میں ایک نہ ہونی گائی گئی۔

(۱) ایسے بچے کے کیا کہیں جو جاؤ ...

سچ پوچھو تو انگریزی منطق کے رو سے جا بجا ... میں پڑھائی جاتی ہے تمہارے پاس اس دعوے کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے۔ وہ خود آزاد ہو سکا بغیر رعایا کی آزادی کا انتظام نہیں کر سکتیں۔ انکی آزادی اور تمہاری غرض میں ہے ... انکی آزادی دوالک اصلی مسند میں ہیں تو تمہاری جان کو جنجال ہوگی۔ وہ گاتے ہیں:

(۲) ایسے بچے کے کیا کہیں جو اچھا ... کہیں لگانا پڑے گا۔

(۳) موری انگیا کے گرد سیو تار تار۔

کہاں تک کہوں آزادی نگوڑی جائے بھاڑ میں اب میں دوسری نصیحت کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں تم لکھتے ہو کہ آمدنی اور خرچ برابر رکھنا ہے جتنی جو وصول ہو وہ ایک قاعدے سے صرف ہو۔ اور بے مقدور ٹیکس کی رقم نہ بڑھاؤ۔ یہ سب ایک ہی بڑی کی خاصیں جھنجھنے اور کلیاں ہیں۔ اپنے خط نمبر ۲ میں نگوڑی ... نے انکی شکلوں کی طرف کیا ہے۔ یہ بھی شکل ہے کہ آمدنی کا کچھ حصہ اپنی ذات اور اپنے رشتہ داروں کی خیرات میں خرچ ہو اور باقی حصہ رعایا کی بہتری پر صرف کیا جائے۔ ایسے ڈھول نے سے کوئی فائدہ نہیں کہ ... کہ میری جان ذرا گریبان میں منہ ڈال کے دیکھو۔

خود را فضیحت دیگراں را نصیحت

صاحب ... تم نام قائم رکھنے کے واسطے تمہیں ... میں سب گھر کی مثل پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ آمدنی سے زیادہ خرچ آمدنی فضول پر صرف ہوتی ہے۔ ... ہے؟ کوئی ... ہم نے آج تک اس خرچ کا نہ دیکھا ... فتح ہوا کرے ہیں کیا چین کی مہم ... جو کون سے آسمان پر چڑھ گئے۔ اور آج جو سرحد ... وہ ...

ہر شے پاؤں آگے بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ مرہار دنیا کمکمکر بیٹھے رہیئے اور تنزل ہیں مقدر ہیں وہ کہاں تے اور بگڑ گئے ہیں تو اس سے ہماری جان کو کیا صدمہ پہونچی؟ یہ تو ہماری تقدیر ہے۔ ہم تو مرچکے ہوچکے سب جگہ آزاد ہیں ہم گھر سے نہ جاؤ یہ ہی شکل اصل ہوئی۔ یعنی یہ نصیحت اپنی ہی کر رکھو نہ کہ اس کا ایک دوسرا نہ جھگڑا اور دوسرا کرنا اچھا نہیں۔ اسکے معنی ہیں لیے جائینگے کہ رشتہ منسٹری سے باز آؤ۔ آزاد آزادی سے دل بہلاؤ

یہ مشورہ ہے جو تم نے دیکھا کتابوں میں سب لکھے ہوئے ہیں مگر جتنی باتیں کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ان پر کون عمل کرتا ہے تعلیم صحت زراعت کے اصول میں تم نصیحت کرتے ہو کہ لکھے پتا کے انکے سپرد کر دو یہی صلاح ہے اور یہ بھی نیک مشورہ ہے کہ خود مختار حکومت قائم کی جائے۔ جس پانی میں اس سے کچھ تو ضرور سوکھ جائینگے۔ زیادہ تر نہ ہے مگر سوچو نصیحت پھر نہ کی کرنی کہ جب تمہی حکومت کا فرض یہ ہو کہ رعایا ان کا حاکم کو عزیز سمجھے رشتہ دار سمجھے اور حاکم کو رعایا کی دلی رنجش معلوم ہوئی۔ اب کیا ممکن کہ تمہاری قوم نے زبان سے ہمیشہ یہی کہا کہ عمل دیکھو تو سیاہ فام انکی فنا ہی فنا ہے کسی انگریز کا نام زبان سے ایسا برتاؤ کیا جو کون سا گھر ہے جس میں حاکم اور محکوم کا برادرانہ تعلق ہے؟ آج تمہاری قوم اگر اس نصیحت پر عمل کرے تو ہندوستانیوں کی ترقی کی اصلی قدر ہو۔ کسی ایک ہی فکر کریں وہ ٹھنڈے ٹھنڈے منہ کیج

سمجھانا ہے ۔ اس قسم کا رشتہ جب ہی مضبوط ہو سکتا ہے جب انصاف کے ہاتھوں اس کو کھینچا جائے۔ تمہاری حکومت کی جڑ رشتگی بار بار ٹھکانا ہے۔ آج آئے اور کل چلے گئے یہ ہاتھ پہونچنے چل دیئے۔ دو دن میں کیا ربط ضبط بڑھے اور کیا اخلاق محبت ہو پھر اگر غیروں کے بارے میں انکے ہندوستانی لئے

بیٹھنے والوں نے ہمارے تاثر کی ہے کہ وہ بادل بھڑکے کی ناک درزوں پیچ جاتے ہیں۔ گھڑی میں اودیا گھڑی میں بیٹھ۔ طرح کی طرح دم بھر میں آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ اور یہ شخص انکے پسینے پر خون گرائے دم بھر میں انکے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ بھلا ایسے نازک مزاجوں میں محبت کہاں؟ محبت بڑی

بچے ماری کا کام ہے پھر کیا کیا جو ٹوٹ گئے بار بار سنبھالے تھا لیکن تھا جو کچھ یاد دیا جو میں محبت الفت کچھ نہ اوہ کام کی چیز نہیں۔ یہ شخص جہاں کے رئیسوں نے اپنے خدا اور آدمی سیکھا ہے چند رئیس مہارت حاصل کر چکے ہیں اور کچھ ابھی تو سیکھا ہیں آزاد ہوتے تو جلدی ہی کچھ سیکھ لیتے بھول جاتے یا سیکھتے ہی رہتے۔ اب تو غرض کی دوستی ہے جبکہ غرض لگی ہے دوستی رہے گی۔ پھر کہاں کے تم کہاں کے ہم۔ سیاست کی رعایا رئیس سے محبت سکے کو تجربہ کرتا ہے کہ بیکار ہے۔ بچے کی رعایا کا حال دیکھا ہے ہم تم نصیحت کرکے بھول گئے دل لگی کرتے رہے۔

گیارھویں نصیحت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ منشا صحیح ہے تو بھی خوب ہے سیکھ لیں۔ آپس کی رواداری کا ذرہ برابر خیال جیا ہونے کے باغ میں۔ اب کہ شہر کے رہتے موجود ہو گئے۔ اور ان کے صاحب ان رنجشوں سے کھیل چکے ہیں ان کے بعد بچہ۔ خدا کے بچے لاٹ صاحب ان رئیسوں کو رواداری کا سبق نہ پڑھاؤ۔ اب رہی بارھویں نصیحت یعنی ہندوستانی خود مختاریں عقلمند مشیر کو رکھیں۔ یہی اصلی نصیحت ہے باقی نصیحتیں تو اس بات کا اہی مراتب تھیں۔ جیدار بلند پایہ عقلمند مشیر ہیں نا سمجھے ہیں جو ہیں اور پیر ہیں ایسی خیر ہو بیکس ہیں اور سادہ زمانے میں تمہاری عنایت شریک ہے تو ہو جائینگے۔ ایک شاعر دنیا کا بھی کا شکایت کرتا ہے سہ

یاد رنسا خود نیو رہ ور عالم
با گر کس ندریں زمانہ دیگر

نہ ہی عقلمندوں کے دیکھنے کی بھی کمی ہے۔ اللہ جانتا ہے دنیا میں عقلمندوں ہی کا آدھا ہے۔




جان بل :۔ یہ تیری گڑیا؟
مصر :۔ واللہ آپ تو ابھی تک بچہ ہی سمجھتے ہیں؟
جان بل :۔ زیادہ نہ کچھ تم نہیں بچے ہو تو کیا تمھارے نسل بھی کچھ ٹھہرا ہے جب تک دنیا میں جینے کا سلسلہ جاری ہے اسوقت تک گڑیوں اور کھلونوں کی ضرورت رہے گی؟

ایک مشکل وارد ہے کہ گھر سے نکل کر پھوکٹ
پیٹ آتے جانے والوں میں دو قسم کے بندے
نکالی دیگے۔ پیٹ کے بندے یا حرص کے بندے
عقل کا بندہ یا خدا کا بندہ نہ ملے گا۔ کیا کہوں جو
نواب صاحب بدگمان ہوتے اور اس بڑھاپے
میں تھوڑی سی آزادی حاصل کرتے تو بمبئی میں
عقلمند یا عقل کے بندوں کی گنتی ضرور کرتی
[illegible]۔ ہاں اگر تم سر پر ہی کو دو اور دو چار
عقلمند ہندوستانیوں کے نام بتا دو تو میں ان کی
عقل کی آزمائش کر کے اپنی پرانی آرزو پوری
کروں۔ یہی میری التجا ہے۔

تیسری تاریخ کا چاند دیکھ کر مجھ کو یہی گمان ہوا؛
گھوڑے کے سر پر سینگ جیتے ہوتے جو پوری
بڑی اور سہرے پاؤں میں دم نکلے تب مجھے
تیسری تاریخ کا چاند نا ساز دار ہو۔

عقلمند مشیر کی شرط ان تمام شرطوں سے [illegible]
گھوڑے کے سر پر سینگ بھی نکل سکتا ہے چھوٹے
[illegible] بھی اُگ سکتی ہے پاؤں میں دم بھی پیدا ہو
ممکن ہے مگر عقلمند مشیر ملنا ہرگز ممکن نہیں۔ ہاں یہ
دوسری بات ہے کہ عقلمند سے مراد وہ شخص ہو جو
تمہاری ہاں میں ہاں ملائے۔

پیر خادم دی لمبا چوڑا ہو گیا کیا کروں عورت
ذات ہوں ان ترکیبوں سے واقف نہیں ہوں جو
گفتگو کے پیچ و پاکار ہیں صاف صاف دل کا حال کہہ دیا
دیکھیو برا مانتا تو منہ پر کہہ دینا۔

راقم — تمہاری خیر خواہ [illegible] بیگم

## نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

حکیم سید [illegible] نواب بیت الشفا [illegible]

# دی آل انڈیا مجلس العلاج کانفرنس
## عالم خیال
نمبر ۲

(مجریہ ۵ [illegible] ۱۹۲[illegible]ء)

انجمن ترقی اُردو کی کاروائی دو صورتوں میں
اگر ترقی اُردو انجمن کے اصول کی بڑی توضیح کی جائے۔
پہلا ضابطہ یہ ہے کہ ہمارے ارکان پُرانے پرچوں
اور رسالوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو پاس لگتے ہیں
ردی کے بھاؤ خرید کر لیا۔ اس ذخیرہ سے کے
جنگل میں کچھ ایسے جانور مل جاتے ہیں جن کی نسل اب
مفقود ہو چکی دو ماروں میں کوئی زندہ چند دوسرے
اور ساڑوں میں۔ یہ اگر قلمی مسودہ ہوا اور غیر
مشہور مادہ پیدا ہونے کے باعث [illegible] اپنے
کام میں لایا جا سکتا ہے ایک یہ کہ تمام مسودہ جو
کسی قدر [illegible] نسخ و زیادت حالات کے اپنے نام
سے چھپوا دیا گیا اور اصلاح نہ ہوئی کی تو [illegible]
رنگ چڑھا دیا۔ اخباری کاغذوں میں [illegible]
انشا پرداز [illegible] مصنفین کی بزم میں
وقار۔ اب لغت کے مصنف صاحب [illegible] کے
بل چلتے ہیں [illegible] اور [illegible] زمین
پر پاؤں نہیں رکھتے۔ دوسرے یہ کہ اصل مصنف
کی تعریفوں کے پل باندھنا شروع کر دئیے [illegible]
[illegible] اور ایسی گول مول توجیہ کے ساتھ لکھا
کہ [illegible] مصنف کی [illegible]

[illegible]

### اور عاشق مزاجوں کو تحفہ

[illegible]

قیمت [illegible]

نمبر ۱ دی آل انڈیا [illegible] مسمریزم ہاؤس
اینڈ [illegible] ورکس نمبر ۱۹ [illegible] شہر

بابا آدم سے پیشتر کی مصنوعی [illegible]
پیدا کیجیے۔ گویا بابا آدم سے پہلے عشق [illegible]
موجود تھا انشاءاللہ [illegible] اور نظر کی دست
باہم اس کا تجربہ اور [illegible]
تحریر فرما کے [illegible] قبضہ کر بیٹھے مسودہ
کی نقل [illegible] کون پوچھتا ہے
اگر کسی شخص نے [illegible]
[illegible] چھپائی کو خدا برقرار رکھے۔

دوسرا ضابطہ یہ ہے کہ اکثر ارکان [illegible]
[illegible]
بھیجنے لگتا ہے۔ [illegible] عنایت کیجیے۔ [illegible]
آپ ہی کے [illegible] اس [illegible] کا حل [illegible]

## سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

دیکھیے گا۔ قوم میں کئی پیدا نہ ہوں آپ کے احساسات [illegible] علمی و اخلاقی [illegible] سخن طراز [illegible] کی زبانی سنئے [illegible] نظم اور زیادہ [illegible] کے واسطے ایک [illegible] بن جاتے ہیں وہ تبدیل آسان ہو جاتی ہے۔ حضرت جواب دیتے ہیں۔ کیا عرض کروں مفت نہیں ہے [illegible] کے گھناؤنے مضامین سے پُر کرتے ہیں۔ کس کے حکم کی تعمیل کروں۔ آپ کا [illegible] دیکھئے کیا بات ہے [illegible] افسوس دنیا قدردان نہیں [illegible] کی نگاری کا جواب نہیں۔ قصہ مختصر [illegible] ہوں [illegible] تصویر کھینچی ہے

[illegible] ہے سوائے شبنم و رنگ

[illegible] بن گیا [illegible]

[illegible] تصویر [illegible] اس سے بڑھ کے حسن تخیل کی مثال [illegible] لے اور [illegible] ہم کیا سمجھے ہیں۔

رسالوں کی نمود ہوتی ہے [illegible] اور [illegible] آ جاتی ہے اور غالب [illegible] ایک ہی مضمون [illegible] چھپتا ہے اور ہمیشہ تیار رہتا ہے [illegible] اخباری کاغذوں کی بدولت ایک ہفتہ کے اندر [illegible] مرتب ہو جاتا ہے اور جناب مصنف کی شہرت [illegible] رہتا ہے [illegible] ایک [illegible] دس پانچ برس کے بعد اگر کسی نے پھر [illegible] ایک [illegible] اور مصنفوں [illegible] کہ جناب کے [illegible] ہیں۔ [illegible] مضمون [illegible] کیا ہے۔ امید ہے [illegible] ایک مضمون ہے)

تیسرا ضابطہ [illegible] ہے۔ اس ضابطہ کے [illegible] پرانی تصانیف کے سرقے اور [illegible] ہیں [illegible] ایک نئی زبان ایجاد کر لی ہے [illegible] زبان [illegible] مطالب سے کوئی خاص [illegible] آسان ہے [illegible] کرم [illegible] جناب [illegible]

[illegible] کی تصنیف [illegible] کا [illegible] ایک [illegible] عشق [illegible] مضامین کے عنوان [illegible] کی تکرار [illegible] ہوتی ہے اگر عشق [illegible] ہوا [illegible] دنیا [illegible] نئی [illegible] آ [illegible] ہیں [illegible] دیکھنے [illegible] آسان نہیں [illegible] کرنے کا [illegible] ہے۔

ضوابط اور بھی ہیں [illegible] صورت [illegible] کے ساتھ [illegible] کی [illegible] رنگین [illegible] چھپائی سے [illegible] کا [illegible] کیا [illegible] کر سکتا ہے [illegible] حضرات آپ

## ضرورت ہے

[illegible] کمپنی [illegible] ہر ایک ضلع [illegible] کی ضرورت ہے [illegible] ایجنٹ [illegible] جنکے پاس [illegible] کمیشن [illegible] درخواست [illegible] ہر ایک ضلع میں ایک ایجنٹ مستقل [illegible] کمپنی [illegible] چاہے [illegible] کے واسطے [illegible] درخواست [illegible]

منیجر [illegible] کمپنی امرتسر

[illegible]

## اعلان راستی

[illegible] صحافت [illegible] ادبی [illegible] اور سیاسی [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] راستی

[illegible]

[illegible] العلوم [illegible]

[illegible]

منیجر اخبار راستی [illegible]

## [illegible] لذت النساء با تصویر

[illegible]

انسان سب کی نظروں سے پوشیدہ

[illegible]

[illegible] میں [illegible]

[illegible]

ایم پی اے [illegible] ضلع [illegible]




دورت ! دورت !! دورت !!!

"سلاً بغضک - دور باش - اے سگ دیوانہ"

زبان عوام " غم خور - زیارت قبول "

کارخانہ حافظ سید محمد رفیع صاحب باغ گلکدہ نے اپنے خریداروں کی آسانی کے لئے ... ساختہ لکھنؤ کی روپیہ ایک پیسہ ... کا انتظام کر دیا ہے-

مرنگی کرتے ہیں اراکین انجمن کے آثار و افضال ماننے نہ تھکتے ہیں۔ ہمارے زمانے کا فلسفہ دیکھیے اور عقل کی کہیے [illegible] بہت پسند ہیں لوگ جہاں [illegible] کو ناچیز و حقیر سمجھتے ہیں۔ [illegible] سے اردو ایک علمی زبان کی حیثیت اختیار کر رہی ہے۔ ہز اکسلنسی نواب صاحب بہادر [illegible] ہماری انجمن کے زبردست حامی اور مربی ہیں۔ اگر گھر والوں کی دنیا میں کمی نہیں تو [illegible] کا ذکر [illegible] انشاء اللہ [illegible] نصیروں کو اپنی زبان [illegible] زبان بیچے بیٹھے رہیں [illegible] کا لٹھ والے [illegible] کی ذم میں جا [illegible] اور صدقی والے۔ [illegible] جگر [illegible] زبان کی [illegible] رشتے والے جلسہ میں جائیں وہ شستہ لفظ اور شستہ نظم جو سال بھر میں دس پانچ ورق لکھتے ہیں پھر بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں غلطی نہ رہ گئی ہو باخبر [illegible] ان کے سامنے نگاہ نیچی کرنی پڑے۔

ایسے [illegible] سے فضائے عالم ان تحریروں [illegible] سے مرقش نہیں ہو سکتی۔ (باقی آئندہ)

خیالستان

# ہمت عالی کا مقتضیٰ

خدا ہو تو بھی کوئی چیز ہے بے اختیاری
جو بندہ ہوتا ہے تو [illegible]

واللہ خوشامد کرنے والوں نے دنیا کی عادت بگاڑ دی اور خوب بگاڑ دی۔ انھوں نے اپنے ممدوحوں کو خدا نہ کہنے پر قناعت نہ کی ایک نے کہا خداوند [illegible] نے کہا خداوند خدایگان [illegible] معمولی اوقات کے آدمی [illegible] کا شغل [illegible] رکھتا ہے [illegible] ادب شناسی کا قائل نہیں [illegible] جب تک وہ دست ادب باندھ کر گردن جھکا کے نہ کھڑا ہو [illegible] خداوند [illegible] بندگان [illegible] اپنی غرض کے [illegible] اپنے مطلب کے

شیدا اپنی [illegible] کے گرد یا قلم میں خداوند کہنے سے زبان [illegible] نہیں [illegible] جاتا ہے ہم کو حیرت ہوتی ہے ان [illegible] غرض [illegible] موہوم آپے سے باہر ہونے اور اظہار عبدیت کرنے والوں پر جنہیں کبھی [illegible] کیسا ممدوح کی خدمت میں کبھی باریاب نہیں ہوئے [illegible] تحریر ممدوح کی نظر [illegible] پہنچی ہیں [illegible] کا [illegible] صاحب [illegible] عرش [illegible] کی ہی [illegible] مگر خواہ مخواہ سجدہ کرنے پر آمادہ رہتے ہیں [illegible] ہرگز [illegible] سبحان اللہ ممدوح [illegible] صاحب چاہتے ہیں کہ تعریف و توصیف کے موضوع میں خدائی کلام سے گو سبقت لے جائیں۔ [illegible] کیا [illegible] نے بڑے بڑے پیغمبروں کو [illegible] تو کسی کو خلیل اللہ، کسی کو [illegible] کسی کو [illegible] کسی کو رحمۃ للعالمین، کسی کو [illegible] کر کے قصیدہ ختم کر دیا۔ اور یہ حضرات جب تک ممدوح کی [illegible] عرش [illegible] میں نہ [illegible] اس وقت تک چین نہیں لیتے۔

مولانا شبلی مرحوم ناقل تھے کہ ندوے کا ایک پشاوری طالب علم سورۃ الفاتحہ [illegible] آواز بلند پڑھ رہا تھا [illegible] کے بیری زبان سے نکل گیا [illegible] حضرت فاروق [illegible] شخص تھے [illegible] آنکھیں نکال کے کہنے لگا [illegible] مطلب [illegible] ایک عالم [illegible] غور کرنے پر سمجھا [illegible] حضرت [illegible] حال ہے [illegible] تمام [illegible] اپنے ممدوح میں جمع کر دے اور ہو سکے تو [illegible] بھی اس کے لیے [illegible] کر دکھائے۔

یہاں کے [illegible] خبر [illegible] ہے کہ جب [illegible] افغانستان [illegible] نے ان کا استقبال [illegible] نہیں کیا [illegible]

[illegible] خداوند [illegible] ہم [illegible] مشرق [illegible] افغانستان کا سردار [illegible] ہیں [illegible] ان اخبار نویسوں کی [illegible] قوم نے حال ہی میں [illegible] صاحب آدمی تھے [illegible] بہت معمولی انسان تھے [illegible] خداوند تھے [illegible] سردار [illegible] علاوہ [illegible] افغانستان کے [illegible] تصنیف کرتے گئے [illegible] نہیں ہو گیا ہے۔

[illegible] کسی وقت تو بادشاہوں کو بھی [illegible] کہ ہم انسان کے علاوہ کچھ نہیں ہیں [illegible] انسان [illegible] تک [illegible] غلام قادر [illegible] جب تک شاہ عالم کی آنکھیں نہیں نکالیں اس وقت تک [illegible] کہتے رہے

[illegible]

[illegible] کر چکے ہیں۔ [illegible] آدمی خود [illegible] حضرت [illegible] ہیں اور [illegible] تھوڑا سا [illegible] دیکھ چکے ہیں۔ مگر جب [illegible] لطف دیکھیے۔

[illegible] شاہوں اور شہریاروں کو [illegible] ایشیا میں [illegible] لکھتے ہیں [illegible]

اخذ و اقتباس ایک قسم کا مشغلہ بن … اس طرح سے
خالی نہیں پھر اگر کسی نے کبھی ترجمے کی … تو شوخیاں
جاتا ہے خاکسار ادبا اور ادب و انشا کی غیرت
[illegible] میں مولانا پنچ نے دو رسالے بھیجے ہیں ایک
کا نام ہے ساقی یہ جالندھر … سے …
ترجمے … ناول … سے … جا رہا ہے …
[illegible] … اسی جلد کی …
جاری ہے۔ … عبارت … اردو ہے
[illegible] … پریس کا …
[illegible] … ابتدا …
[illegible] … نظمیں … اور
غیر … علم النفس پر ایک مضمون …
[illegible] … ایک سلسلہ قصہ
ہے جسکا نام … ہے اودھ پنچ کے پرانے
نامہ نگار … سید … نے اس
بنگالی ناول کا ترجمہ … ایک …
[illegible] رسالے میں چھپا تھا … ترجمہ
بنگالی زبان کی … ترجمے …
رنگ … پوشاک میں بھی جھلک … قصہ
ساقی صاحب بھی … کی طرح تقسیم …
ہیں۔ کیا کہیں کیسی زبان ہے اور کیسا طرز۔

دوسرا رسالہ نیرنگ خیال ہے … کی
اشاعت … کسی دوست نے دو ورق پھاڑ کے بھیجے
ہیں … ان اوراق میں
مرزا یاس یگانہ لکھنوی کے آیات وجدانی …
[illegible] مولانا پنچ سے شکایت کی گئی ہے …
نہیں … عبارت سے … ہے کہ کیوں مولانا پنچ نے
آیات وجدانی … سے … اور …
[illegible] … ہیں اور مرزا یاس …
ایک … ہیں … عشق
ہیں … اجتہاد … ہے
[illegible] … بعض … پسند … بعض
انکے دوسرے دوستوں کو … بعض …
نزدیک … جواب … اور …
[illegible] …

**کیا اب اردو کے رسالے … باقی …**

نیرنگ خیال کا نام شاعرانہ اور … انداز …
اگر … کے مضامین قبول کر لینے کی … ہے … سکی
زندگی … بھی … علم ہے مگر معلوم نہ تھا کہ
نیرنگ خیال … نیرنگ خیال … تنگ خیال …
کثرت استعمال … نیرنگ خیال … کیا … کہ وہ
اودھ پنچ کی زبان … شکایت کرتا ہے۔
[illegible] … میں حضرت … کی
تشریف آئے کیا کہنا ہے … پسند … کی …
ہے … نے … ہے … کے بسبب
[illegible] … کی کوشش کی گئی ہے
یہی خیال ہوتا ہے کہ صاحب مضمون مرزا … کے
دوست نہیں ہیں ورنہ … یوں … نہ … تھے۔
[illegible] … غالب اور دیگر … کی … ہی …
[illegible] … کرتے ہیں … ہے اس … کے …
پڑھ جاتے۔ … یہاں نیرنگ صاحب … یہ
[illegible] … معنی رکھتی ہے قبول … تو کیا
جائے گا۔

خاکسار ادبا و ادب و انشا

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

### انجوبہ اور موثر تدبیر

ایک نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ولایت
میں بھی رشوت کا چلن … 
[illegible] ہندوستان میں ہے … واقعے …
کہ … ہے … نہیں ہے …
کی صورت … انتظام
ایک … کئی آدمیوں … کو … کر
رشوت … مقدمے … 
گئے … تھے۔ ادھر کسی حق دار نے … کا حق
چاہا … اور … نے
[illegible] … دیا … نے
نے ضرب کا اقرار کر لیا ساتھ ہی … ظاہر کیا …
کا حق … تھا ہم نے نقد … دیا …

[illegible] … پر …
[illegible] … ہے …
[illegible] بھی … گیا … صاحب …
کے … سے … چلے گئے اور … ہے۔
معلوم نہیں یہ واقعات صحیح ہیں یا غلط لیکن
[illegible] نہیں کہ … نے …
[illegible] یہ ہے کہ لوگ … غلط …
[illegible] کرتے ہیں … اس قسم کے …
کی … آسان نہیں …
[illegible] کرنے کی اجازت نہیں … اسی وجہ سے پورا
مضمون ہم نے شائع نہیں کیا … بھی خبردار۔

### بدنام شاعر

ہمارے … ہفتہ وار … مولوی … صاحب
نے … صاحب … ایک
مضمون حکیم نواب مرزا شوق کی مثنویوں پر شائع کیا ہے
حکیم نواب مرزا صاحب شوق … کے …
[illegible] میں رہتے تھے شاعر … مشہور تھے
فصاحت اور طبیعت … خلق تھی زبان …
مگر اسکے … سے بدنام ہو گئے …
دیکھ کے ہم … مگر …
زیادہ … ہے … کہ …
شاعر … شوق کی یہ مثنوی …
اب … کی اجازت … ہے … تو وہ لوگ
بھی موجود نہیں … عشق …
اشعار … کہاں …
[illegible] … ایک
شب …
سے … جاتے ہیں اگر غور سے دیکھئے …
مرزا شوق کا … ہے …
[illegible] …
دیکھیں یہاں … کیا …
[illegible] … ایک …
[illegible] … صاحب …
[illegible] … حال …

# مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

## طلائے مقوی کشتہ

اصلی عمدہ [illegible]

ضعف اعصاب [illegible]

[illegible]

قیمت فی بکس

۴۰ خوراک (دو روپے)

## بام عنبری ود آتشہ خاص الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صما)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ہدیۃً مفت

## طلائے سیفی

اعصاب کی تقویت میں اکسیر [illegible]

[illegible]

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (ستے)

## حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع محصولڈاک پانچ روپیہ (صما)

---

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے — منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج لکھنؤ

فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

---

## نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

المشتہر حکیم سید لطف نواب سیت الشفا رکیا بہار

## سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ [illegible]

---

## پری مہک تیل

[illegible]

منگا کے ایک دفعہ آزمائش کیجئے

[illegible]

## مجلدات اودھ پنچ ۲۷-۱۹۲۶ء

[illegible]

رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد [illegible] مع محصول۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

## سکھ سنچار کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

### گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]

دودھ کیسری [illegible]

بال سدھا [illegible]

اپنے شہر [illegible]

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب [illegible]

سول ایجنٹ [illegible]

# غذائے روحانی

## معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پنچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

**اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے**

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

### اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہوں [illegible] لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو یا اسکا ل[illegible] یا سازنگی سے برابر نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نادر بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقہ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی سعی کا ثمرہ یہ کتاب ہے کہ مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ نادر اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصہ اول کی ایک روپیہ فی جلد۔ محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ